نقش آغاز

راشد الحق سمیع حقانی

اعلان واشنگٹن۔اور کارگل سے حکومت کی پسپائی

ع　　قومے و "خونے" فروختند چہ ارزاں فروختند

اسلامی حمیت اور قومی غیرت کو دفن کرنے 'پاکستانی غیرت مند قوم کو رسوا کرنے 'ایٹمی قوت پاکستان کو رسوا کرنے 'کشمیر کا سودا کرنے 'شہداء کے خون سے غداری اور اسامہ بن لادن کے سر کی قیمت وصول کرنے پر نہ صرف پاکستان بلکہ تمام عالم اسلام میں ان دنوں ماتم بپا ہے۔ مسئلہ کشمیر جو مجاہدین کی باون (۵۲) سالہ قربانیوں کے باعث بالآخر کارگل کی صورت میں ایک فلیش پوائنٹ بن چکا تھا۔ اور کارگل محاذ پر مجاہدین نے جس عظیم تاریخی شکست فاش سے بھارت کو محاذ جنگ پر دوچار کر دیا تھا۔ وزیر اعظم پاکستان نے اس جیت کو مذاکراتی میز اور سفارتی محاذ پر شکست میں تبدیل کر دیا۔ معلوم نہیں کہ کل کا مؤرخ میاں نواز شریف کیلئے غداروں کے کونسے صیغے میں اس کا نام رکھے گا کیونکہ آج میر جعفر اور میر صادق کا گھناؤنا کردار میاں صاحب کے اس فعل کے سامنے بالکل ہیچ ہے۔ ملک و قوم اور عالم اسلام کا ہر فرد وزیر اعظم کی اس ناعاقبت اندیشی پر نوحہ کناں ہے۔ سقوط مشرقی پاکستان کے بعد مسلم لیگی حکومت کی بدولت سقوط کشمیر عملاً ہو گیا ہے کیونکہ جب نواز شریف نے کلنٹن اور بھارت کے ساتھ خونی لکیر یعنی کنٹرول لائن کو مقدس اور مستقل مان لیا ہے تو وزیر اعظم کا اب کشمیر کا پاکستان کے ساتھ الحاق کا نعرہ لگانا کونسی سیاست اور فراست ہے۔ وزیر اعظم نے جس طرح راتوں رات ملک و قوم 'پارلیمنٹ اور کشمیری مجاہدین کو اندھیرے میں رکھ کر کلنٹن کے در پر جبہ سائی کیلئے پرواز کی اور اس ایک "شرف ملاقات" کیلئے کشمیر کا زسے بھی ہاتھ دھو لیے۔ ہماری نظر میں اعلان واشنگٹن بھی ماضی کے معاہدہ تاشقند' معاہدۂ شملہ اور اعلان لاہور جیسے بدنام زمانہ معاہدوں کی ایک اور کڑی ہے۔ یہ معاہدۂ بھی ایک حلقہ دام ہے۔ جس کے ذریعہ شاطر امریکی صیاد حکومت پاکستان اور کشمیری عوام کو دن بدن اس زنجیر میں کس رہا ہے۔ یہ تمام

ہتھکنڈے بھارت کے بچاؤ کیلئے ہیں لیکن پاکستان کے غیور عوام اور کشمیر کی مجاہد تنظیموں نے اس اعلان کو پر کاہ بھی نہیں سمجھا اور وہ مسلسل بھارت کے خلاف کشمیر میں مجاہدانہ سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ کارگل محاذ سے پسپائی چینی کی ملوں کے مالک اور بد قسمت ملک کے وزیر اعظم کی ترجیح تو ہو سکتی ہے لیکن ایک باحمیت مومن اور باعزت مسلمان قوم کی یہ شان نہیں کہ وہ دشمن کے آگے ہتھیار رکھدے یا اپنے لشکر کو یہ حکم دے کہ آپ ہتھیار ڈل دیں۔ عظیم فلسفی افلاطون نے آج سے ہزاروں سال پہلے لکھا تھا کہ کاروباری ذہن والا شخص جب کسی ملک کا سربراہ بن جائے تو یہ اس ملک کی سب سے بڑی بد قسمتی ہے۔ افلاطون کے اس قول کا مشاہدہ ہزاروں سال بعد آج ہم سب کے سامنے نواز شریف کی شکل میں موجود ہے۔ کہ وہ اپنے ذاتی اقتدار اور شخصی مفاد کیلئے ملک وملت کو فروخت کرنے میں بھی کوئی عار محسوس نہیں کرتے۔ نواز شریف جہاد کو اجتماعی خودکشی قرار دے رہے ہیں۔ دشمن کی للکار اور اسکے بار بار غیرت دلانے پر بھی یکطرفہ امن کی بھیک مانگ رہے ہیں۔ انہیں اپنے اس "کارنامہ" (شکست) پر بڑا ناز ہے۔ اور اس کے مفاد پرست حواری عقل سے عاری وزراء، بے حمیت مشیر اور کرائے کے دانشور وزیر اعظم کو امن کا دیوتا قرار دے رہے ہیں۔ حالانکہ یہ ملکی تاریخ کا سب سے بڑا جرم ہے۔ پاکستانی قوم اور مستقبل کا مؤرخ انہیں کبھی بھی معاف نہیں کریں گے۔ ملک وملت نے سیاہ کو سفید ماننے سے علی الاعلان انکار کر دیا ہے۔ ہم یہاں وزیر اعظم سے پوچھتے ہیں کہ جب آپ میں اتنی سکت اور استقامت نہ تھی تو پھر آپ نے کارگل کا محاذ کیوں کھولا؟ پاکستانی فوج اور مجاہدین تو الحمد للہ صبح قیامت تک دین وملک کی دشمن ہندو افواج سے لڑنے کیلئے سر بفلک چوٹیوں پر سر بکف تھے۔ اور الحمد للہ انہوں نے عسکری اور فوجی میدان میں ان کو ایسی زبردست شکست فاش سے دوچار کیا کہ ہندوؤں کو چھٹی کا دودھ یاد آگیا۔ اگر کارگل کو چھوڑنا ہی تھا تو اسے باعزت طریقے سے چند شرائط طے کرنے اور کشمیری عوام اور ملک وملت کو اعتماد میں لے کر یہ قدم اٹھایا جاتا تو یہ زیادہ بہتر ہوتا۔ ہمیں ڈر ہے کہ اگر یونہی ملک وملت کی تقدیر کے فیصلے رات کے اندھیرے میں چور اور لٹیرے حکمران کرتے رہے تو وطن عزیز پاکستان کا کیا بنے گا۔ کشمیر کی پالیسی میں تبدیلی اور اسکی آزاد حیثیت تسلیم کرنے کا عندیہ دینا اور وزیر اعظم کا

یہ کہنا کہ ہم اپنے ۵۲ سالہ موقف سے ہٹ کر بھی آگے جانے کیلیئے تیار ہیں (جو کہ امریکہ کی عین منشا ہے)۔اسی طرح امریکہ کے دباؤ پر افغانستان پر حملہ کرنے کیلیئے پاکستان کی زمین اور اسکی حدود استعمال کرنے کی اجازت دینا اور ستمبر سے پہلے سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنا یہ ایسے متوقع جرائم ہیں کہ مسلم لیگ اور اسکی قیادت کو ملک و ملت کبھی بھی معاف نہیں کرے گی۔ان جرائم کا بدلہ لینا کل کے اسلامی انقلاب کی پہلی ترجیح ہو گی۔ حیف کہ پاکستانی قوم بھی ایک اور یاسر عرفات جیسے غدار کو بر سر اقتدار لائی۔جس نے محاذ کی فتح کو مذاکرات کی میز پر ہار دیا۔اس لیے کہ نواز شریف کو اقتدار زیادہ عزیز ہے۔اس سوداگر کو شہیدوں کا خون بیچنے پر انشاء اللہ قدرت کی طرف سے ضرور کڑی سزا ملے گی۔ کہ شہیدوں کا خون کبھی ضائع نہیں ہوتا۔وزیر اعظم ایک طرف ایٹمی دھماکے کرتے ہیں،یوم تکبیر مناتے ہیں، فتح و ظفر کے بڑے بڑے اپنی تصویروں والے سائن بورڈ لگاتے ہیں۔اور علامہ اقبالؒ کے انقلابی اشعار پڑھتے ہیں۔کہ

؎ اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی — جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

لیکن نواز شریف نے حمیت ، شجاعت ، غیرت ،عزیمت اور شہادت کے برعکس گندم اور چینی کو فوقیت دی۔شاید اس لیے کہ ع کر گس کا جہاں اور ہے شاہین کا جہاں اور

اس نے شیر کی ایک دن کی بہادرانہ زندگی پر گیدڑ کی سو سالہ بزدلانہ زندگی کو ترجیح دی۔اور اپنے طائر لاہوتی کے پر پرزے ایسے کاٹے کہ شاید ہی اب یہ پرواز کے قابل ہو سکے۔

جعفر از بنگال و صادق از دکن — ننگ ملت ننگ دیں ننگ وطن

ایں نوازے رابیں از ملک پاک — کرد قومے را ذلیلے در زمن

افغانستان اور عالم اسلام کے عظیم ہیرو اسامہ بن لادن پر امریکی جارحیت کا خطرہ

امت مسلمہ ابھی کو سوو کے بحران اور کشمیر میں حکومت پاکستان کی شکست کے زخم چاٹ رہی تھی کہ عالمی امن کے ٹھیکیدار امریکہ کی جانب سے ایک نئی آزمائش اور افتاد مسلمانوں پر مسلط